

کوی جھنگوی صاحب سے پوچھے

محمد ظفر اللہ

کچھ دن ہوئے میں نے مولوی جھنگوی صاحب کا ایجاد کردہ ایک نعرہ پڑھا۔ وہ نعرہ کچھ یوں تھا: "شیعہ کافر، شیعہ کافر، جو نہ مانے وہ بھی کافر"۔ نعرے تو آجکل بنتے ہی رہتے ہیں، پر اس نعرے میں کچھ ایسی بات تھی کہ دماغ میں کچھ اٹک سا گیا۔ آج پھر کچھ اپنے کام سے فراغت پا کر بیٹھا تو اسی نعرے نے گھیر لیا۔

بات یہ ہے کہ مجھے ایک حدیث شریف کا پتا ہے جس میں کہ میرے آقا و مولا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بنیادی نشانیاں بیان فرمائی ہیں کہ جو لوگ ان باتوں پر پورا اترتے ہیں ان کو غیر مسلم یا کافر نہ جانو، اور سختی سے کہا ہے۔ اور شیعہ حضرات ان نشانیوں کی رو سے مسلمان بنتے ہیں۔ اب کوی جھنگوی صاحب سے پوچھے کہ، آپ کس کی امت سے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا شیطان کی؟ اگر مولوی صاحب اب بھی خود کو مسلمان جانتے ہیں تو ان کو ذیل میں درج حدیث شریف کے الفاظ پر غور کر کے اپنا محاسبہ کرنا چاہیے، اور توبہ کرنا چاہیے۔

حدیث ہے: **من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ الرسول فلا تخفروا اللہ فی ذمۃ**۔ [ترجمہ: جس نے ہماری نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا، اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی حفاظت میں ہے پس اللہ کی اس کی پناہ میں آنے والے کے سلسلے میں بیٹھی نہ کرو۔]

اب میں نے شیعوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، وہی رکوع و سجود ہوتے ہیں ان کی نماز میں سارے مسلمانوں کی طرح، اور انکی نماز کے بنیادی ارکان بھی یقیناً وہی ہیں۔ اور وہ قبلہ رو ہو کر ہی نماز پڑھتے ہیں پھر یہ بھی یقینی ہے کہ وہ مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے ہیں میں نے یا اور کسی بھی مسلمان نے ان کو اپنے گھروں میں جانور ذبح کرتے نہیں دیکھا، یہ کہہ کر کہ ان ملیچھ مسلمانوں کا ذبیحہ ہم نہیں کھاتے۔ نماز کے اختتام پر وہ کچھ انگلیوں سے اشارے ضرور کرتے ہیں لیکن مختلف مذاہب میں نماز کے فرق عام ہیں، کچھ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں کچھ ہاتھ باندھ کر، کچھ رفع یدین کرتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے۔ یہ فروعی باتیں ہیں، ان کا کفر و اسلام کے ساتھ کوی تعلق نہیں بنتا۔

تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری شرائط تو ہو گئیں پوری۔ اور گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کو غیر مسلم ماننے سے کر دیا انکار۔ اور معاذ اللہ ہو گئیے مولوی صاحب کے نعرے کے شکار۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عام مسلمان کس کی بات مانیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی یا مولوی جھنگوی صاحب علیہ ما علیہ کی؟ ظاہر ہے کہ مسلمان ہیں تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم بی کی بات مانیں گے۔

ذاتی طور پر میں اس وقت تک کسی کو کافر قرار دینے کے حق میں نہیں ہوں جب تک کہ وہ خود نہ کہے کہ اسکا اسلام کے ساتھ کوی تعلق نہیں۔ تو مولوی صاحب، آپ کو مبارک ہو کہ آپ اپنی اس بکواس کے با وجود ابھی تک مسلمان ہیں کیونکہ آپ مسلمانوں ہی کی طرح نمازیں بھی قبلہ رو ہو کر پڑھتے ہیں، ذبحہ بھی مسلمانوں کا ہی کھاتے ہیں۔ یہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ ہے آپ کے لیے۔ پر یہ یاد رہے، یہ تحفہ صرف اس دنیا کے لیے ہے۔ آگے تو کڑا حساب ہوگا۔

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی کی شفاعت کر پائیں گے جو آپ کی امت میں شمار ہوگا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ٹکڑوں میں بانٹتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر فساد پھیلانے والوں کو اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں شمار کرے گا؟ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے پر بندے کو تو ڈر کر ہی رہنا چاہیے۔

جو حدیث شریف میں نے بیان کی اس کو بغور پڑھیں تو پتا چلتا ہے کہ ہمارے آقا نے صرف ظاہری اعمال کو بنیاد بنا یا ہے کسی کے مسلمان ہونے کا فیصلہ کرنے کے لیے۔ اور یہ نہیں کہا کہ ان اعمال کی موجودگی میں بھی اگر کوی دل میں غلط عقیدہ رکھے تو اس کو کافر جانو۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اس واضح حدیث کی موجودگی میں کسی مولوی کو یہ جرات کیونکر ہوتی ہے کہ کسی اسلامی احکام پر عامل شخص کو کافر کہے؟

و اسلام علی کل مسلم عند اللہ و عند الرسول۔